بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ش | ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | ۱۲ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۰۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیٹ درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی امین آباد ضلع گوجرانوالہ بھیجے گئے۔ اور مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ ننکانہ سے واپس آئے۔

سماۃ تاج بی بی صاحبہ بیوہ خواجہ ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسر آج بعمر ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جناب صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ مدارج کے لئے دُعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ

مسلمانانِ ہند اور چین کے تعلقاتِ اخوت

اسلام نے ہر مسلمان کہلانے والے کو خواہ وُہ عربی ہو۔ یا عجمی۔ کالا ہو۔ یا گورا۔ ادنےٰ ہو۔ یا اعلےٰ ایک ایسی سلک میں منسلک کر دیا ہے کہ اگر اس کی نگہداشت کی جاتی۔ تو دُنیا میں مسلمانوں پر کبھی ادبار نہ آتا۔ لیکن افسوس کہ جُوں جُوں مسلمان اسلام کے مغز سے بے بہرہ ہوتے گئے۔ اور احکام اسلام کے متعلق لاپرواہ۔ ان میں سے باہمی ہمدردی یگانگت۔ وابستگی۔ اور اتحاد کی رُوح بھی مُردہ ہوتی گئی۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے ایک دوسرے کے سب سے زیادہ دُشمن اور سب سے زیادہ بدخواہ ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اخبار "زمزم" نے مسلمانوں کے اور نقائص بیان کرنے کے علاوہ یہ رونا بھی رویا تھا۔ کہ

"بھائی کی عزت پر حملہ کرنا ان کا دلچسپ مشغلہ ہے۔ نہ اپنی تکلیف پر صبر ہے۔ نہ دُوسرے کی تکلیف کا احساس ہے . . . . جہالت اور بد اخلاقی پر انہیں ناز ہے۔ اعتماد کی رُوح مُردہ ہو چکی ہے راز کی کوئی بات ان میں پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اغیار سے مل کر مسلمانوں کی گردنوں کو کٹوانا ان کا روز کا مشغلہ ہو گیا ہے۔"

اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ایک طرف تو مسلمانوں میں سے اخوت و ہمدردی محبت اور اخلاص کا مادہ مفقود ہو گیا ہے۔ اور دوسری طرف دُنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کا آپس میں کوئی رابطہ اور اتحاد باقی نہیں رہ گیا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے روئے زمین کے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے بھائی قرار دے کر متحد رہنے کی نہ صرف اپنے کلام اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تعلیم دی۔ بلکہ ایسے ذرائع بھی رکھ دیئے۔ کہ ان پر عمل کرنے سے تمام مسلمان ایک سلک میں منسلک رہ سکتے تھے۔ مثلاً روزانہ پانچ وقت قریب کی مسجد میں اجتماع۔ جمعہ کے روز جامع مسجد میں سارے شہر یا قریب قریب کے دیہات کا اجتماع اور عیدین کے موقعہ پر ایک علاقہ کا اجتماع اور پھر حج کے موقعہ پر تمام دُنیا کے مسلمانوں کے نمائندوں کا مکہ معظمہ میں اجتماع اتنی بڑی نعمت ہے۔ کہ اگر ان اجتماعوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھایا جاتا۔ تو مسلمان بنیان مرصوص بنے رہتے۔ کسی کو انہیں نقصان پہنچانے کی جُرأت نہ ہوتی۔ اور وُہ بڑی آسانی اور سہولت کے ساتھ دُنیا میں تبلیغ اسلام کر سکتے۔ اور ترقی کی طرف بڑی سرعت کے ساتھ قدم بڑھا سکتے لیکن جب مسلمانوں میں نماز باجماعت ادا کرنے کی وقعت نہ رہی۔ احکام دین پر عمل کرنے سے لاپرواہ ہو گئے۔ تو ان کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا۔ ایک دوسرے کے حالات سے ناواقف ہو گئے۔ ایک دُوسرے سے ہمدردی۔ اور خیر خواہی کے جذبات مفقود ہو گئے۔ اور نوبت یہاں تک پہونچ گئی۔ کہ عام مسلمانوں کو پتہ نہ رہا۔ کہ دُنیا کے کس کس علاقہ میں مسلمان بستے ہیں۔ اور کن حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس وقت ہم ہندوستان اور چین کے مسلمانوں کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ یہ دونوں ممالک ایک دُوسرے کے بالکل قریب واقعہ ہیں۔ اور دونوں میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد بستی ہے۔ لیکن ان کے آپس کے تعلقات بالکل مفقود ہیں۔ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کے بہت بڑے حصہ کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ چین میں تقریباً پانچ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ یہ آبادی بہت دُور تک پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی اکثریت سیکیانگ۔ زچوان۔ کنسو اور ینان کے مغربی صوبوں میں ہے۔ جنوب میں فیوکین میں بہت سے مسلمان ہیں۔ اور ہوپیہ میں بھی اسلامی مرکز پائے جاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پیکن کے جنوب کے بعض شہروں میں مسلمانوں کی جو آبادی ہے۔ وُہ ان کی مجموعی آبادی کی ایک تہائی ہے۔

غرض چین میں مسلمان نہ صرف بہت بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ بلکہ انہیں کافی اہمیت بھی حاصل ہے۔ شنگھائی۔ ہکنسو۔ نگھیا کی مسلم فوجوں میں تقریباً ۸۰ ہزار سپاہی ہیں۔ اور انہوں نے جاپان کے مقابلہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ مسلمانان ہند یہ بات بڑی خوشی اور فخر سے سنیں گے۔ کہ جنرل پائی چنگ لسی چینی جنرل اسٹاف کے ڈپٹی چیف۔ جنرل چیانگ کائی شک کے معتمد ترین آدمیوں میں سے ہیں۔ اور یہ "ما" قبیلہ کے مسلمان ہیں۔ جو آزادیٔ چین کے لئے دل و جان سے لڑ رہا ہے۔ جن مزدوروں نے برما روڈ تعمیر کی۔ ان میں زیادہ تر مسلمان تھے۔

ان حالات میں یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ چین کی منظوری سے مشہور مسلم ایسوسی ایشن کے سکرٹری عثمان دوکیس سون صاحب اس لئے ہندوستان تشریف لائے ہیں۔ کہ مسلمانانِ ہند اور چین کے درمیان تعلقاتِ اخوت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مسلمانان ہند کو چاہیئے۔ کہ اپنے اس معزز مہمان اور اسلامی بھائی کا نہایت خلوص سے خیر مقدم کریں۔ اور جس مبارک مقصد کے لئے وُہ ہندوستان میں تشریف لائے ہیں۔ اس میں کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن امداد دیں۔ اس کا نتیجہ انشاء اللہ تعالےٰ دونوں ممالک کے مسلمانوں کے لئے نہایت خوشگوار۔ اور مفید ثابت ہوگا۔

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ مسٹر عثمان صاحب نے اپنے وفد کی آمد کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ چین میں ہندوستان بالخصوص مسلمانانِ ہند کے حالات کا بہت کم لوگوں کو علم ہے۔ جب جنرل چیانگ کائی شیک ہندوستان سے واپس ہوئے۔ تو ان سے مسلمانانِ ہند کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوئیں لیکن وُہ کافی نہ تھیں۔ اب میں یہاں اسلامک فیڈریشن کی ہدایت پر آیا ہوں۔ تاکہ مسلم عوام اور مسلمان لیڈروں سے قرب حاصل کروں۔

ہمارا یہاں آنا حسن تفاہم کی بنیاد رہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے اور ہندی مسلمانوں کے درمیان رابطہ پیدا ہو جائے۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانان ہند اور مسلمانان چین کے درمیان اس وقت تک بیگانگت اور ایک دوسرے سے ناواقفیت کی بہت بڑی دیوار حائل ہے۔ اب جبکہ اس دیوار کو دور کرنے کا ایک موقعہ پیدا ہوا ہے۔ تو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ایسی بنیاد قائم کرنی چاہیئے۔ کہ اس پر آئندہ مسلمانان ہند اور چین کی اخوت اسلامی کا شاندار قصر تعمیر کیا جا سکے۔

اس بارے حکومت ہند کو بھی پوری پوری امداد دینی چاہیئے۔ اس وقت جاپان کے مقابلہ میں ہندوستانی اور چینی فوجیں جو داد شجاعت دے رہی ہیں۔ اس کا بھی تقاضا ہے۔ کہ چین اور ہندوستان کے مسلمانوں کے تعلقات مضبوط ہوں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ طاقت کے ساتھ متحدہ دشمن کا مقابلہ کیا جا سکے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ مسلمانان چین کے وفد کا پروگرام جلد سے جلد شائع کرنے کا انتظام کرے۔ اور ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے مسلمانوں سے ملنے اور ضروری حالات معلوم کرنے کے لئے سہولت بہم پہونچائے۔ تاکہ ہندوستان کے ہر علاقہ کے مسلمان وفد کے شایان شان استقبال کر سکیں۔ اور تبادلہ خیالات کر کے اس کے مقصد کو تقویت پہونچائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا مگر بد قسمت لوگ ابھی بیابان میں رو رہے ہیں

"دوسری قومیں تو خود حقیقی خدا کو کھو بیٹھی ہیں۔ ان کا کیا ذکر ہے۔ جنہوں نے انسانوں کے بچوں کو خدا بنا لیا۔ مسلمانوں کا حال دیکھو کہ وہ کس قدر اس سے دور ہو گئے ہیں۔ سچائی کے پکے دشمن ہیں۔ راہ راست کے جانی دشمن کی طرح مخالف ہیں مثلاً ندوۃ العلماء نے اسلام کے لئے جو کچھ دعوے کیا ہے۔ اور یا انجمن حمایت اسلام لاہور جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کا مال لیتی ہے۔ کیا یہ لوگ خیر خواہ اسلام ہیں؟ کیا یہ لوگ صراط مستقیم کی حمایت کر رہے ہیں؟ کیا ان کو یاد ہے کہ اسلام کن مصیبتوں کے نیچے کچلا گیا۔ اور دوبارہ تازہ کرنے کے لئے خدا کی عادت کیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان کے اسلامی حمایت کے دعوے کسی قدر قابل قبول ہو سکتے لیکن اب یہ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں۔ کہ حمایت کا دعوے کر کے جب آسمان سے ستارہ نکلا۔ تو سب سے پہلے منکر ہو گئے۔ اب وہ اس خدا کو کیا جواب دیں گے۔ جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے۔ مگر ان کو تو کچھ پروا نہیں۔ آفتاب دوپہر کے نزدیک آ گیا۔ ابھی ان کے نزدیک رات ہے۔ خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ مگر ابھی وہ بیابان میں رو رہے ہیں۔ اس کے آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو کچھ بھی خبر نہیں۔ اس کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہیں۔ اور نہ صرف غافل بلکہ خدا کے سلسلہ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ پس یہی حمایت اسلام اور ترویج اسلام اور تعلیم اسلام ہے۔ جو ان کے ہاتھوں سے ہو رہی ہے۔ مگر کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دیں گے۔ جو ابتدا سے تمام نبی اس پر گواہی دیتے آئے ہیں۔ نہیں بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب سچی ہونے والی ہے۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔" (کشتی نوح)

صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی شاندار دعوت ولیمہ

قادیان ۱۰ مئی۔ کل بعد نماز مغرب حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے اپنے صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی دعوت ولیمہ اپنی کوٹھی میں وسیع پیمانہ پر دی جس میں قادیان کے ہر طبقہ کے احمدی احباب مدعو تھے۔ حسب ذیل دعوت نامہ بھیجا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز مرزا داؤد احمد سلمہ ربہ کی دعوت ولیمہ بتاریخ ۹ مئی ۴۲ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب میرے مکان پر قرار پائی ہے۔ آپ سے درخواست ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ماحضر تناول فرمائیں۔ اور دعا میں شریک ہوں۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا شریف احمد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے بھی شمولیت فرمائی۔ ۵۰۰ مردوں اور خواتین کو کھانا کھلایا گیا۔ کھانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔

اخبار احمدیہ

ایک احمدی طالب علم کی شاندار کامیابی

گزشتہ سال سیٹھ منصور احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ ابن سیٹھ خیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ نے امتیازی طور پر لکھنؤ یونیورسٹی سے B. A. 1st Devission میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اس سال خدا تعالے کے فضل سے عزیز نے اسی یونیورسٹی سے B. A. Honours 1st Devission و ریاضی میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے انہیں مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ خاکسار سید ارشد علی

تعزیت کی قراردادیں

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سول لائن لاہور نے اپنے اجلاس منعقدہ یکم ہجرت ۱۳۲۱ ہش میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سول لائن لاہور کا یہ اجلاس حضرت میر قاسم علی صاحب کی وفات پر دلی رنج کا اظہار کرتا ہے۔ میر صاحب موصوف سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ وعلی مطاعہ الصلوۃ والسلام کے اکابر صحابہ میں سے تھے۔ اور شروع سے ہی تبلیغ کے میدان میں پیش پیش رہنے والے بزرگ تھے۔ جماعت کے لٹریچر میں میر صاحب مغفور کا نمایاں حصہ ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالے میر صاحب موصوف کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ خاکسار وحید الدین سیکرٹری

(۲) مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ دہلی جناب میر قاسم علی صاحب کے انتقال پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ جناب میر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ان صحابہ میں سے تھے جو ابتدا سے اب تک دشمنان اسلام کے مقابلہ میں نہایت دلاور اور جانباز سپاہی کی طرح برسر پیکار رہے۔ آپ کی پرزور تحریر اور اخلاص اور تقوے جماعت کے نوجوانوں کے لئے نہایت اچھا نمونہ تھا۔ اراکین خدام الاحمدیہ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور ان پر بیش از بیش فضل نازل فرمائے۔ خاکسار لطیف احمد طاہر قائمقام جنرل سکرٹری

میجک لنٹرن کے ذریعہ لیکچر

ہیڈ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے گوڑہ میں میجک لنٹرن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیوں پر لیکچر دیا۔ اور بعد میں گورنمنٹ برطانیہ کی امداد کی تحریک کی۔ لوگ بلا لحاظ مذہب و ملت حد درجہ متاثر ہوئے۔

مورخہ ۵ مئی موضع ... میں ماسٹر صاحب نے میجک لنٹرن کے ذریعہ لیکچر دیا۔ سامعین کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ خدا تعالے کے فضل سے لوگ نہایت اچھا اثر لے کر گئے۔ خاکسار علی بخش پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ...

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات منشی امام الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

یہ روایات منشی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے چھوٹے لڑکے چودھری ظہور احمد صاحب کلرک دفتر تعلیم و تربیت قادیان کو اپنی زندگی میں ہی لکھوا دی تھیں۔ جو اب شائع کی جاتی ہیں:-

(۱) میں نے ۱۸۹۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ شام کی نماز کا وقت تھا۔ اخویم منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی اور بھائی جمال الدین صاحب سیکھوانی مرحوم بھی میرے ساتھ تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد منشی صاحب موصوف نے میری طرف اشارہ کر کے عرض کیا۔ حضورؑ ان کی بیعت لے لیں حضور نے فرمایا۔ اندر ہی آجائیں۔ جب میں اکیلا بیت الفکر کے اندر گیا۔ تو حضور ایک چارپائی کی پائنتی کی طرف بیٹھ گئے۔ اور مجھے چارپائی کے سرہانے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ پہلے تو میں جھجکا۔ مگر حضور نے بیعت لے لی۔ حضور کا یہ برتاؤ دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ کہ کہاں وہ پیر جن کے برابر کوئی بیٹھ نہیں سکتا۔ اور کہاں یہ پیر جسے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود بنا کر بھیجا۔ اپنے ایک ناچیز خادم کو چارپائی کے سرہانے بٹھاتا ہے۔ اور خود پائنتی پر بیٹھتا ہے۔ اخویم منشی عبدالعزیز صاحب گول کمرہ میں تو داخل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن باہر سے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔ ان کو بھی یہ واقعہ ابھی تک یاد ہے۔ کیا حضرت مولوی نور الدین صاحب مہدی ہیں میرے دل میں اس قسم کے خیالات آرہے تھے کہ حضورؑ نے مسیح اور مہدی پر تقریر شروع فرما دی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی ہدایت کے لئے مجھے مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی حضورؑ مسلمانوں کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز میں مہدی ہو کر آئے ہیں۔ اور مسیح ناصری کے بروز میں مسیح موعود ہو کر ظاہر ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس نے یہ مسئلہ اس قدر وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ کہ میرے تمام شکوک رفع ہو گئے۔ اور حضور کی مسیحیت اور مہدویت میخ کی طرح دل میں گڑ گئی۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے چند ماہ پہلے جب میرے لڑکے ظہور احمد کی پیدائش ہوئی۔ تو میں موضع لوہ چپ سے جہاں میں ملازمت کے سلسلہ میں رہتا تھا۔ قادیان آیا۔ تاکہ بچہ کا نام رکھواؤں نماز کے بعد حضرت اقدس جلدی اندر تشریف لے گئے۔ میں نے شیخ حامد علی صاحب مرحوم سے کہا۔ کہ میں اس غرض سے آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں ابھی حضور کو اطلاع کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور کو اطلاع کر دی۔ اسی اثناء میں میں نے دل میں خیال کیا۔ کہ حضرت اقدس عام طور پر باپ کے نام پر بچہ کا نام رکھتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ حضور اس بچہ کا نام میرے بڑے لڑکے نثار احمد کے نام پر تجویز فرمائیں میں اس خیال میں تھا۔ اور اس کا ذکر دوستوں سے بھی کیا۔ مگر انہوں نے بھی یہی کہا کہ حضور باپ کے نام پہ لڑکے کا نام رکھتے ہیں۔ حافظ حامد علی صاحب نے حضور کو اطلاع دی۔ حضور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اور مجھے لڑکے کی مبارکباد دی۔ میں نے پانچ روپے بطور نذرانہ پیش کئے۔ حضورؑ نے فرمایا۔ بچہ کا نام ظہور احمد رکھیں۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی اور خیال کیا۔ کہ کس طرح اہل اللہ کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے صاف بنایا ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں کے خیالات ان پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

(۳) جب مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین نے مسجد مبارک کے نیچے دیوار کھینچ کر راستہ بند کر دیا۔ تو احمدیوں کو اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عدالت میں چارہ جوئی کا ارشاد فرمایا۔ اس موقعہ پر مجھے اور اخویم منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی کو بھی ارشاد فرمایا۔ کہ تم اپنے حلقوں میں سے ایسے ذی عزت لوگوں کی شہادتیں دلواؤ۔ جو دیوار کھینچے سے پہلے اس راستے گزرتے ہوں۔ چنانچہ میں اپنے علقہ سے فقیر نمبردار لوہ چپ کو قادیان لایا۔ کیونکہ یہیں جیوری آئی ہوئی تھی۔ اور اس نے شہادت دی۔ کہ بندوبست کے دنوں میں ہم یہاں آتے رہے ہیں۔ اور اسی راستہ سے گزرتے رہے ہیں۔ بعض دفعہ گھوڑوں پر سوار ہوا کرتے تھے مرزا نظام الدین نے اس شہادت سے پہلے دریافت کیا۔ کہ تم شہادت کے لئے آئے ہو فقیر نمبردار نے جواب دیا۔ ہاں۔ اس پر میرزا نظام الدین نے اس سے سخت کلامی کی جس کے جواب میں فقیر نے کہا۔ کہ مرزا صاحب مجھے گالیاں دیں گے۔ تو جب آپ ہمارے علاقہ میں شکار کھیلنے کے لئے نکلیں گے۔ تو ہم اس کا بھی زیادہ سختی آپ سے کریں گے جس پر وہ خاموش ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد مرزا نظام الدین جو کہ میرے پہلے سے واقف تھے۔ بوجہ ناراضگی ایک سال تک نہ بولے۔ ایک سال کے بعد میں اتفاقاً گورداسپور گیا ہوا تھا۔ اور عدالت کے باہر ایک عرضی نویس کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں مرزا نظام الدین بھی آگئے۔ اور کہنے لگے۔ منشی صاحب۔ آپ مجھ سے ناراض کیوں ہیں۔ اور بولتے کیوں نہیں۔ میں نے کہا۔ میں آپ کے ساتھ اگر بات کروں۔ اور آپ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں سخت کلامی کریں۔ تو مجھے تکلیف ہوگی کہنے لگے۔ میں ان کو بزرگ سمجھتا ہوں۔ ان کی وجہ سے مجھے بہت فائدہ پہونچا ہے۔ میں نے اپنے باغ کی لکڑی ہزاروں روپے میں فروخت کی ہے۔ اور اب سبزی کا سے ہزاروں روپے کی آمد ہوتی ہے۔ میں نے کہا۔ اگر آپ حضرت مسیح موعودؑ کو بزرگ سمجھیں۔ تو کیا ناراضگی ہو سکتی ہے۔

(۴) جس وقت میرا لڑکا ظہور احمد پیدا ہوا۔ تو اس کے عقیقہ کے لئے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روپے بھجوا کر عرض کی حضور اس کا عقیقہ کرا دیں۔ جس شخص کو میں نے روپے دے کر بھیجا تھا۔ اس نے آکر بتایا کہ حضور علیہ السلام نے اس وقت غالباً حضرت میر ناصر نواب صاحب کو ارشاد فرمایا۔ کہ میاں امام الدین کے بچہ کے عقیقہ کے لئے بکرے منگوا لیا چنانچہ اسی دن حضور نے عقیقہ کروا دیا۔

۵۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ چلایا گیا۔ اس کی پیشی دھاریوال میں ڈی سی کی عدالت میں جو دورہ پر تھا۔ مقرر ہوئی۔ حضور علیہ السلام کا قیام کھنڈرا متصل دھاریوال میں تھا۔ جہاں حضور سردار نی ایشور کور کی درخواست پر ان کے ہاں مہمان تھے۔ میں جس وقت پہونچا حضور نے فرمایا۔ میاں امام الدین آپ آگئے اچھا کھانا کھا لیں۔ میں نے عرض کیا۔ حضور میں روزہ سے ہوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ سفر میں روزہ جائز نہیں۔ روزہ کھول دیں۔ چنانچہ میں نے اسی وقت روزہ کھول دیا۔

(۶) اس مقدمہ کی پیشی کے بعد جب حضور واپس قادیان تشریف لانے لگے۔ تو حضور نے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کو ارشاد فرمایا کہ آپ پالکی میں سوار ہو جائیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ حضور میں یکہ میں جاؤں گا۔ حضور پالکی میں تشریف لے جائیں۔ اس پر دوبارہ حضور نے فرمایا۔ سیٹھ صاحب آپ کو تکلیف ہوگی۔ آپ پالکی میں سوار ہو جائیں مگر سیٹھ صاحب نے پھر وہی جواب دیا۔ حضور نے تیسری بار ارشاد فرمانے پر سیٹھ صاحب نے پھر عرض کیا۔ کہ حضور مجھے بالکل تکلیف نہ ہوگی۔ حضور ہی پالکی میں تشریف لے جائیں۔ چنانچہ حضور پالکی میں سوار ہو گئے۔ میں حضور کی پالکی کے ہمراہ تھا۔ اور حضور سے گفتگو کا شرف حاصل کر رہا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ حضور میاں محمد بخش نمبردار (جس کے ایما اور رپورٹ پر یہ مقدمہ چلا تھا) کہتا ہے۔ کہ مرزا اب میرا ہاتھ دیکھے گا۔ حضور نے فرمایا۔ میاں امام الدین۔ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد جبکہ مجھے حضور کی اس گفتگو کا خیال بھی نہ رہا تھا۔ موضع بھاگی ننگل میں ایک احمدی دوست کے مال چوری ہو گیا۔ وہ میرے پاس آئے۔ تاکہ پولیس کی معرفت چوری کا سراغ لگایا جائے۔ میں وڈالہ گرنتھیاں جہاں محمد بخش تھانیدار آیا ہوا تھا گیا۔ وہاں میں نے دیکھا۔ کہ چند آدمی دوا گرم کر کے پانی میں ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا کیا جا رہا ہے؟ محمد بخش صاحب نے جواب دیا کہ منشی صاحب میرے ہاتھ میں سخت درد ہو رہا ہے گو بظاہر زخم وغیرہ کوئی نہیں۔ کسی نے کہا ہے۔ کہ ایسا پانی پیو گے۔ تو آرام آجائے گا۔ آخر ان کی یہ تکلیف اس قدر بڑھی۔ کہ ان کو موت تک لے گئی۔ یہ واقعہ میں نے ان کے فرزند سے (جو خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ اور جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہونے کا فخر حاصل ہے) بیان کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ جب ان کے والد کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ تو ڈاکٹروں نے مشورہ دیا تھا۔ کہ ان کا ہاتھ کٹوا دیا جائے۔ مگر

غیر مبایعین کی انجمن کے جنرل سیکرٹری خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کی کھلی چٹھی

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے نام

غیر مبایعین کے روبہ تنزل ہونیکی وجہ

جناب مولانا۔ السلام مسنون۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے نام ۲۸ اپریل ۱۹۴۲ء کا پیغام صلح اتفاقیہ میری نظر سے گزرا جس میں آپ کے نام سے دو مضمون شائع ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک خطبہ ہے۔ اسی کے متعلق مجھے کچھ کہنا ہے۔ خلیفہ صاحب قادیان اور آپ کے درمیان عرصہ دراز سے عقائد کے متعلق بحث چلی آتی ہے۔ جو خدا جانے کب ختم ہوگی۔ ان کے اور آپ کے درمیان بلحاظ عقائد جو فرق ہے۔ وہ میں پہلے چند سوالات کی شکل میں ظاہر کر چکا ہوں۔ آپ کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب میری نظر سے نہیں گزرا۔ میرے نزدیک اچھے عقائد صرف اسی صورت میں کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ جب ان کے ساتھ اعمال بھی ہوں۔ وہ اعمال جو ایک قوم یا جماعت کے بنانے اور برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ مگر آپ اس سے انکار نہیں کرسکتے۔ کہ باوجود عمدہ اور صحیح عقائد کے مدعی ہونے کے آپ کی جماعت روبہ تنزل ہے۔ وجہ ظاہر ہے۔ جو کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی ذات خاص ہے۔

ذاتی وجہ سے ناراضگی کے کشتہ

(۱) حسب وصیت حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول حضرت مسیح موعود کے نئے اور پرانے دوستوں کے لئے محبت درگذر۔ رواداری اور چشم پوشی نہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو آپ کے قادیان سے چلے آنے کے وقت آپ کے ساتھ آئے وہ بھی آپ کی رعونت۔ تکبر اور نخوت کا شکار ہونے سے نہیں بچے۔ اگر نام یاد نہ ہوں۔ تو ماسٹر فقیر اللہ صاحب۔ مولوی صدرالدین صاحب منشی اکبر شاہ خان نجیب آبادی شیخ محمد نصیب صاحب کے نام یاد کر لیجئے۔ جس کسی سے آپ ذاتی وجہ سے ناراض ہوجائیں اس کی شامت آجاتی ہے۔ تازہ مثالیں مرزا مظفر بیگ ساطع اور سید اختر حسین گیلانی ہیں کہ آپ نے ان کو محض ذاتی کینہ کی وجہ سے سالانہ ترقی کے چند روپے نہ دیئے مگر جب کسی زبردست ہاتھ نے ان کی مدد کی تو انجمن کو ۳۰۔۴۰ روپے جملہ مبلغین کو بطور ترقی دینے پڑے۔ یہ آپ کے تدبر اور حسن انتظام کی ایک ادنے مثال ہے۔

ایک بھی احمدی نہ بنا سکے

(۲) کینہ پروری۔ تنگدلی اور تنگ نظری حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ جس کی بدولت احمدیہ بلڈنگس میں تحسبھم جمیعاً اور قلوبھم شتّٰی کا نقشہ نظر آتا ہے اور مسلم ٹاؤن میں اگرچہ آپ کی کوٹھی گورنمنٹ ہاؤس کے نام سے موسوم ہے۔ مگر وہاں کی مسجد میں کبھی ایک درجن بھی نمازی نظر نہیں آتے۔ حالانکہ مسلم ٹاؤن میں رہتے ہوئے ان کو کئی سال ہوگئے ہیں۔ آپ ایک احمدی بھی اپنے اثر سے نہیں بنا سکے۔ بلکہ جو کسی وجہ سے آکر اس نئی بستی میں رہے۔ آپ سے بیزار ہو کر شہر لاہور یا کسی اور جگہ چلے گئے یہ آپ کے اخلاق کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلم ٹاؤن کا کوئی معقول آدمی آپ سے ملنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اوروں کی نسبت تو میں کچھ نہیں کہتا۔ جن وجوہ پر میں نے علیحدگی اختیار کی آپ کو اس کا علم ہے۔ وہ میں اپنے استعفیٰ میں اور ازاں بعد اپنے خطوط میں جو وقتاً فوقتاً میں نے آپ کو بھیجے۔ مجملاً اور تفصیلاً لکھ چکا ہوں۔ اگر معقولیت کا کچھ پاس ہوتا تو آپ کو چاہیئے تھا کہ پہلے ان کو شائع کرتے۔ اور پھر ان کی تردید کی کوشش کرتے مگر بجائے اس کے آپ نے دھوکہ دہی کا مذموم طریق اختیار کیا۔ جس کے لئے آپ قادیان والوں کو الزام دیا کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی عالم جلال کی باتیں

آپ نے اپنے خطبہ مندرجہ پیغام صلح مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۴۲ء میں بیان کیا ہے۔ کہ

(۱) "بعض لوگوں کا قدم حق وصداقت سے پھسل جاتا ہے۔ ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ جماعتوں میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جن کا قدم حق وصداقت سے پھسل جاتا ہے۔ خود رسول کریم صلعم کے وقت میں بعض کا قدم پھسلا۔ آپ کا کاتب وحی مرتد ہوگیا۔ اور بھی بعض لوگ مرتد ہو جاتے تھے۔ خود حضرت مرزا صاحب کے وقت بعض لوگوں کا قدم پھسلا اور مرتد ہوگئے" (یہی آپ کی نسبت قادیان والے کہتے ہیں)

(۲) "انسانوں پر جسمانی بیماریوں کی طرح روحانی بیماریاں بھی آتی ہیں (فضول بکواس کو چھوڑتا ہوں) مطلب یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ اچھے عمل کرتا کرتا ایک مرتبہ اس کی زندگی میں ایک پلٹ آتا ہے اور ایسے کام کرنے لگ جاتا ہے۔ جو تمام عمر کی نیکیوں کو زائل کر دیتے ہیں" (ذرا احمدیہ بلڈنگس کی اقامت اور اس سے موجودہ رنگ کا مقابلہ کیجئے)

(۳) "میاں محمد صادق صاحب کا ایک مضمون پچھلے دنوں جب صاحبزادہ سیف الرحمن نے میاں صاحب کی بیعت کی۔ تو میاں محمد صادق صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ ایک راہ کو ایک شخص بائیس سال تک صحیح سمجھتا رہا ہو۔ اور پھر ایک ہی دن میں اسے معلوم ہوجائے کہ یہ راہ غلط ہے"

(۴) "اچھا نظام معیار حق وصداقت نہیں۔ میں تو یہ جانتا ہوں۔ کہ بعض وقت دنیا کے سازوسامان انسان کا قدم پھسلا دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں کا نظام اچھا ہے۔ اس لئے خلیفہ برحق ہے۔ اگر یہی وجہ ہے اور دنیا کے نظام کی وجہ سے پھسلا ہے تو ہٹلر کو کیوں خدا کی طرف سے نہیں مان لیتے" دنیا کا کوئی کام بغیر نظام کے ٹھیک طرح سے نہیں چل سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کے ہاں احمدیہ بلڈنگس اور مسلم ٹاؤن میں بڑی رونق ہے۔

(۵) "ایک اور الزام ہے کہ بڑے بڑے لوگ چندہ نہیں دیتے۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ تعجب ہے۔ کہ ان کو ایسا صریح جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ خدا کا ڈر نہیں ہوتا۔ وہ کونسا بڑا آدمی ہے۔ جو اس انجمن کا ممبر ہے۔ اور چندہ نہیں دیتا" (ذرا اپنے گھر میں اور لائف ممبروں کی فہرست میں نظر ڈالئے۔)

معلوم ہوتا ہے آپ نے مندرجہ بالا باتیں عالم جلال میں کہہ ڈالی ہیں۔ اور ان کے مآل کو نہیں سوچا۔ ان لوگوں کو حق وصداقت سے پھسلنے والا مرتد اور روحانی مریض کہنا جنہوں نے سلسلہ اور جماعت کی اور آپکی ذات شریف کی سالہا سال خدمات کی ہوں آپ جیسے شریف اور احسان نواز کا ہی کام ہوسکتا ہے۔ این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ایک کینہ پرور۔ تنگدل اور تنگ نظر ملا

اس سے بڑھ کر چالاکی اور دھوکہ دہی کی اور کیا مثال ہوگی، شائد یہ کہتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہوگی۔ کہ اسمیں سے بیشتر حصہ وہ ہے۔ جو آپ کی ذات خاص کے اعمال بہت قریب سے دیکھنے کے بعد صرف آپ سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کو حضرت مسیح موعود سے اسی طرح عقیدت اور ارادت ہے، جیسا کہ ہونی چاہیئے۔ آپ کی ذات ستودہ صفات ہی اگر حق وصداقت اور روحانی چشمہ کی قائم مقام ہے۔ تو بے شک یہ لوگ پھسلتے ہیں۔ ورنہ آپ نے اپنے پرانے مرض دل کا بخار نکال کر یہ ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ آپ واقعی ایک کینہ پرور تنگ دل اور تنگ نظر ملا ہیں۔ میں تو خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے آپکی حقیقت سے آخر پردہ اٹھا دیا۔ اور عریاں کر کے ہمارے سامنے لا کھڑا کیا۔ آپ کا اختیار ہے جو خطابات دیں۔ آپ سے اور کسی نیکی کی امید بھی کیا ہوسکتی ہے۔

حق وصداقت سے پھسلنے والا اور روحانی مریض کون ہے

شائد آپ تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے کسی اور رنگ میں دھوکا دینا چاہیں۔ جن وجوہ سے میں نے دامن امارت کو چھوڑا۔ آپ کی اور دیگر احباب کی آگاہی کے لئے مختصراً نیچے لکھتا ہوں۔ ان کی تفصیل اس خط میں جو میری طرف سے خان بہادر میاں غلام رسول صاحب کو ان کے ارشاد کے مطابق میں نے لکھا

اور اس میرے استعفا میں جو ہیں نے ممبران انجمن کی آگاہی کے لئے مولوی صدرالدین صاحب کی خدمت میں بھیجا۔ اور ان خطوط میں جو میں نے آپ کو لکھے موجود ہے اگر آپ اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ جو باتیں میں نے لکھی ہیں تمام ولکل غلط ہیں۔ ذرا جرأت کر کے ان دستاویزات کو شائع کر دیجئے۔ دنیا خود اندازہ لگا لے گی۔ کہ حق وصداقت سے کھیلنے والا اور روحانی مرض دراصل کون ہے۔ نمائیشی اور اشتہاری اتقاء اور تقدس کا مدعی کون ہے۔

میں نے آپ سے اس لئے علیحدگی اختیار کی کہ (۱) میں نے آپ کو نہایت تنگدل کینہ پرور۔ اور تنگ نظر پایا۔ کچھ تفصیل پہلے آ چکی ہے۔ اور شہادتیں زندہ موجود ہیں۔

انجمن کی مالی حالت کے متعلق دھوکہ دیا

(۲) آپ نے میرے سامنے مجلس معتمدین کو اپنے مہمانداری الاؤنس کو بچانے کے لئے انجمن کی مالی حالت کی نسبت غلط راہ پر لگایا۔ اور دھوکہ دیا۔ کہ انجمن کی مالی حالت اچھی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ کے حسن انتظام کی بدولت انجمن مقروض ہے اور کچھ قرضہ کے لئے سود یا آپ کی شرعی اصطلاح میں منافع بھی ادا کرتی ہے ہر مد کی نسبت خرچ زیادہ ہے اور کم از کم چار سو روپیہ کا خسارہ ماہوار اور ہزار روپیہ کا سالانہ خسارہ ہے اور قرضہ کئی ہزار تک پہنچا ہوا ہے۔ یہ آپ کے اور بعض منظور نظر افراد شاہانہ اخراجات بدستور جاری ہیں۔ اور دوسری طرف ملازمان انجمن کئی کئی ماہ تنخواہ کی راہ تکتے رہتے ہیں۔ اشاعت اور طباعت کا کام بھی روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے رکا رہتا ہے۔ آپ سالانہ جلسہ پر قرضہ کی ادائیگی کے لئے اپیل بھی کر چکے ہیں۔ انجمن کے صرف دو عدد اخبار ہیں ان کی اشاعت بھی تخفیف میں لائی گئی ہے مگر خدا کا شکر ہے۔ آپ کے انڈا۔ مرغی اور مچھلی میں کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی۔

چار سو روپیہ ماہوار آمد پر صرف ۴ روپیہ چندہ

(۳) آپ کی ماہانہ آمدنی ۳۵۰ روپیہ (معہ رائیلٹی) ہے۔ ۵۰ روپیہ مہمانداری الاؤنس ہے۔ چار سو روپیہ ماہوار کی آمدنی کا بجٹ فنڈ میں چندہ موازی ۴ سے کبھی زیادہ نہیں ہوا۔ حالانکہ لوگوں کو ہمیشہ توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ باقاعدگی سے ادا کریں۔ آپ کے ہاں باقاعدگی کبھی نہیں رہی۔ میں نے رجسٹر خود دیکھے ہیں۔

چندوں کے متعلق دعویٰ میں شرم آنی چاہئیے

(۴) آپ کی ماہانہ آمدنی ۳۵۰ یا ۴۰۰ روپیہ ماہوار کے مقابل صرف ۳ روپیہ سے ۷ روپیہ ماہوار تک چندہ ادا ہوتا رہا ہے۔ کیا اس آمدنی کا دسواں حصہ یہی بنتا ہے۔ اگر کہا جائے۔ کہ انجمن نے آپ کو چندہ معاف کر رکھا ہے۔ تو فرمائیے حضرت مسیح موعودؑ کا کیا حکم ہے۔ کیا انہوں نے بھی آپ کو معافی دے رکھی ہے۔ اس طرح تو دوسرے کارکنان انجمن بھی چندہ سے معاف ہو جاتے کیا انجمن کے تمام لائف ممبر چندہ باقاعدہ دیتے ہیں۔ پھر آپ کو چندوں کے متعلق دعویٰ میں شرم آنی چاہئیے۔

انجمن مولوی محمد علی صاحب کی لونڈی ہے

(۵) اگرچہ آپ کی آمدنی میں کچھ رقم قرضہ کی بھی شامل ہے۔ یعنی رقم رائیلٹی کے علاوہ ساڑھے تین صد روپیہ ماہوار پورا کرنے کے لئے جو رقم مطلوب ہو۔ وہ انجمن دیتی ہے۔ مگر آپ نے انجمن کے قرضہ کی نسبت کوئی تمسک یا اقرار نامہ لکھ کر نہیں دیا۔ اور نہ ہی کوئی جائیداد انجمن کے پاس رہن رکھی۔ حالانکہ اخلاقی طور پر آپ کے لئے یہ ضروری ہے مگر کیا کیا جائے۔ امید تو یہی ہے۔ کہ انجمن یہ قرضہ کسی دن معاف کر دے گی۔ کیونکہ انجمن آپ کی لونڈی ہے۔ اور جس انجمن میں (خاص کر مجلس منتظمہ میں) آپ کے دست نگر ملازمین انجمن کی کثرت ہو۔ اس سے یہ امید رکھنا عین کار ثواب ہے۔ آخر اس کی ترکیب مجموعی کی بھی کوئی غرض ہونی چاہئیے۔ یہ بنائی ہی ایسی گئی ہے کہ آپ کے منشاء کے خلاف کچھ نہ کر سکے۔

چندہ دینے سے بچنے کا حیلہ

(۶) حیلہ شرعی خواہ کچھ کہیے مگر بادی النظر میں معلوم یہی ہوتا ہے کہ آپ نے پورا چندہ دینے سے بچنے کے لئے قرضہ کا بہانہ بنا رکھا ہے اور رائیلٹی اور حق تصنیف کو بھی تین حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ ایک حصہ آپکو دوسرا آپ کی اہلیہ صاحبہ کو۔ اور تیسرا آپ کے فرزند ارجمند کو ملتا ہے۔ جہانتک مجھ کو یاد پڑتا ہے مؤخر الذکر قرضہ کے لئے انجمن کی منظوری بھی موجود نہیں۔ آپ اپنے حصہ حق تصنیف کا دسواں حصہ ضرور ادا کرتے ہیں جو کبھی ۳-۷ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہوا مگر آپکی اہلیہ صاحبہ اور فرزند ارجمند نے سالہا سال سے کبھی ایک کوڑی چندہ نہیں دیا۔ کیا یہ آپ کے عملی نمونہ کا جواز نہیں۔ کہ آپکی زوجہ صاحبہ اور فرزند بھی پابندی سے چندہ نہیں دیتے۔ آپ انکار نہیں کر سکتے کہ ان کی طرف سے چندوں کی ادائیگی میں اسقدر بے التفاتی آپ کے علم میں نہیں۔ یہ معاملہ مجھ سے پہلے بھی ایک سیکرٹری نے آپ کے نوٹس میں لانیکی جرأت کی تھی۔ اور اسی وقت سے وہ معتوب ہے۔ اور آپ اس کمزوری کو اپنے چیدہ چیدہ احباب کے روبرو تسلیم بھی کر چکے ہیں۔ کیا یہ غلط ہے کہ آپ کے نمونہ کو دیکھ کر آپ کے ایک ہمزلف بھی سالہا سال سے چندہ نہیں دیتے؟

دغا خیانت اور رشوت

(۷) کیا یہ غلط ہے۔ کہ آپ کی قیادت اور صدارت میں مسلم ہائی سکول اور زمینوں کے معاملات میں انجمن سے وہ افعال بھی صادر ہوئے ہیں جو جرم۔ دغا۔ خیانت اور رشوت کی حد تک پہونچتے ہیں تفصیل میں دانستہ اس لئے چھوڑتا ہوں۔ کہ کہیں ایک اسلامی انسٹی ٹیوشن اور انجمن کے وقار کو دھکا نہ لگے۔ کیا سکول اسی لئے اسلامی اور احمدی سپرٹ سے عاری نہیں؟

امیر و غریب میں تفریق

(۸) آپ کے خاندان امارت کی بدولت جماعت میں امراء اور غرباء کے دو علیحدہ علیحدہ طبقے پیدا ہو گئے ہیں۔ یہانتک کہ شادی بیاہ اور اموات کی صورت میں بھی یہ تفریق نمایاں نظر آتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی صاحبزادی کی شادی پر انجمن کے دفتر کا ایک فرد بھی مدعو نہیں کیا۔ سوائے ڈاکٹر شیخ محمد عبداللہ و میرزا مسعود بیگ کے۔ کیونکہ ان کی تنخواہیں کم تھیں۔ اور وہ کم درجہ کے لوگ تھے اور آپ کے گھر میں غرباء کی گنجائش نہ تھی۔ امراء واتقد کی ضرورت ہے۔ بیچارے عبدالواحد نے بھی کچھ کہا ہے۔ اس کو خام کہا گیا ہے۔ نہیں مولانا وہ آپ سے پختہ ہو کر علیحدہ ہوئے۔

مفت کا الاؤنس مہمانداری

(۹) مسلم ٹاؤن میں آپ کے ہاں جسقدر مہمان آتے رہتے ہیں۔ اس بستی کے رہنے والے خوب جانتے ہیں۔ ڈھنڈورہ کا علم نہیں۔ مگر آپ ہیں کہ الاؤنس مہمانداری برابر وصول کرتے رہے ہیں اور کوئی اعتراض کرے تو استعفا کی دھمکی دے کر مرعوب کیا جاتا ہے۔ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

چپڑاسی اور پرسنل اسسٹنٹ کا کام

(۱۰) آپ نے انجمن سے ایک چپڑاسی لے رکھا ہے۔ جو آپکے باورچی خانہ میں کام کرتا ہے۔ تنخواہ انجمن دیتی ہے۔ اور چپڑاسی کا کام آپ کا پرسنل اسسٹنٹ کرتا ہے۔ وہ یہ کام کس دل سے کرتا ہے۔ سب کو معلوم ہے۔ پیٹ سب کچھ کروا لیتا ہے۔ اور وہ مجبور ہے

دوکانداری ہے۔ اشاعت اسلام نہیں

(۱۱) اشاعت اسلام اور تبلیغ احمدیت برائے نام ہے تاکہ چندے آتے رہیں۔ ۳۶ سال کے عرصہ میں صرف چار مبلغ مولوی عبدالحق۔ مرزا مظفر بیگ سید اختر حسین گیلانی۔ مولوی احمد یار کیا کوئی کارگذاری ہے۔ جس کو فخر سے پیش کیا جائے۔ ہاں مولوی دوست محمد کا نام کیوں بھول گئے۔ اس لئے کہ وہ غریب ہے۔ کچھ کتابیں ضرور تصنیف ہوئی ہیں۔ مگر ان کی قیمت اسقدر زیادہ ہے کہ غرباء کی وہاں تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ اور اصل غرض رائلٹی ہے۔ سرمایہ انجمن لگاتی ہے ۳۳ فیصدی آپ لے جاتے ہیں اور ۳۶ فیصدی سول ایجنٹ صاحب جو آپ کے عزیز ہیں سنبھال لیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ دوکانداری ہے۔ اشاعت اسلام نہیں۔

کیا یہی اتقاء ہے؟

(۱۲) کہیں مسجد کے نام پر بجلی کے بل اور مہمانخانہ کے نام پر گھر کے بل انجمن کے خزانہ سے ادا ہوتے ہیں۔ اور اخباروں کی قیمت بھی انجمن سے ہی وصول کی جاتی ہے۔ اتقاء اس کا نام ہے؟

(۱۳) سوائے ان مقامات کے جہاں اچھی آمدنی کی امید ہو۔ یا نام آوری کا خیال ہو بڑے بڑے واعظ اور خطیب کسی اور جگہ جانا موجب ہتک سمجھتے ہیں کیا مجاہدین سلف ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ریکارڈ دفتر میں موجود ہے۔ اس لئے تفصیلات چھوڑتا ہوں۔ کیا اشاعت اسلام اس طرح کی جا سکتی ہے

صریح جھوٹ

(۱۴) آپ نے خلیفہ صاحب قادیان کے خلاف الزامات کی تشہیر میں ہمیشہ اخلاقی اور مالی مدد کی ہے رقم بالتفصیل سے جو مدد حکیم عبدالعزیز کو آپ کی طرف سے اس کام کے لئے دیجاتی رہی۔ اس سے آپ حلفاً کبھی انکار نہیں کر سکتے۔ اس کے مقابل اعلانات میں آپ ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کہ آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ چنانچہ اسی پیغام صلح (مورخہ ۲۸ اپریل) میں بھی آپ نے پھر یہی جھوٹ بولا ہے۔ کیا کسی متقی اور شریف آدمی کیلئے مناسب ہے

سیرالیون میں تبلیغ احمدیت

ایک تبلیغی دَورہ میں بہت سے لوگوں نے بیعت کی

پاپیادہ تبلیغی سفر

گذشتہ رپورٹ میں عرض کیا تھا۔ کہ خاکسار پانچ شاگردوں کے ہمراہ ایک لمبے تبلیغی دورہ پر ہے۔ اسی طرح مسٹر سعید عمر جاہ افریقی مبلغ اپنی اہلیہ اور شاگردوں کے ساتھ ۲½ ماہ سے تبلیغی دَورہ پر ہیں۔ یہ تبلیغی دورے کلیتہً پاپیادہ کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ کم سے کم خرچ پر کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ مولوی محمد صدیق صاحب کو عمداً بادُا ہوں میں ٹھیرایا گیا ہے۔ تاکہ بغیر ترجمان کے سکول میں کام کریں۔ اور تبلیغی امور سے واقفیت حاصل کریں۔ جماعت کی تربیت اور ارد گرد کے علاقہ میں تبلیغ بھی آپ کے سپرد ہے۔

ایک رئیس نے احمدیت قبول کی

۱۹ ر فتح کو خاکسار مع تلامیذ ماگبور کا سے مالوٹو کا پہنچا۔ لڑکوں کے آرام کے لئے اسباب کو اپنے ساتھ لیکر خاکسار نے یہ سفر لاری پر کیا۔ جس پر صرف ایک شلنگ خرچ ہوًا۔ مالوٹو کا میں ہم لوگ مسٹر ابراہیم لبشیر تقی کے ہاں اترے۔ گذشتہ ستمبر میں مولوی محمد صدیق صاحب نے ماگبور کا میں آپ کو تبلیغ کی تھی میں بھی ماگبور کا میں آپ سے مل چکا تھا۔ اور مالوٹو کا کا سفر محض آپ کی درخواست پر اختیار کیا گیا۔ ۱۹۔ اور ۲۰ کا سارا دن آپ کو تبلیغ کرنے میں گذرا۔ اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ نے احمدیت قبول کی۔ آپ اس علاقہ کے نامور رئیس ہیں۔ اور گورنمنٹ پنشنر اور متمول آدمی ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ پہلے وِکلنگ مشن سے تعلق تھا

ایک پادری مبہوت ہوگیا

۲۰ کی شام کو مَیں نے مالوٹو کا میں پبلک لیکچر دیا۔ جس میں اسلام کی صداقت اور عیسائیت کے بطلان کا ذکر تھا۔ اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی عام دعوت تھی۔ یہ جگہ گذشتہ بیس سال .U.B.A کے مشن کا مرکز ہے۔ ان کا یہاں سکول اور گرجا ہے اور باقاعدہ پادری یہاں کا انچارج ہے یہ پادری اس ملک کے اشد ترین دشمنانِ اسلام میں سے ہے۔ برادرم سید حسن محمد ابراہیم شامی بھی کئی بار اس سے مل چکے ہیں۔ اور مولانا محمد صدیق صاحب بھی۔ بات کرنے میں عموماً مخالف کو بولنے کا موقعہ نہیں دیتا اور بلند آواز سے جلد جلد انگریزی میں بول کر دوسرے کو پریشان کر دینا اس کی عادت ہے۔ نہ صرف مالوٹو کا بلکہ ارد گرد کے سارے علاقے کے مسلمان اس سے نالاں ہیں۔ شامی لوگ اس سے مرعوب ہیں۔ میرا لیکچر دو گھنٹے جاری رہا۔ جس کے دوران میں سنا گیا۔ کہ یہ شخص غصّہ سے کانپتا تھا۔ لیکچر کے اختتام پر پبلک کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اور وعدہ کیا گیا۔ کہ جبتک سوالات ختم نہ ہوں۔ یہ جلسہ بند نہ کیا جائیگا اگرچہ کئی گھنٹے تک یہ تبادلہ خیالات جاری رہا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے دشمن بالکل مبہوت تھا اور ایک لفظ بھی زبان سے نکال نہ سکا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ دشمن احمدیہ طرزِ کلام اور استدلالات اور براہین سے قطعاً ناواقف تھا۔ اور اس کے اکثر استدلالات کا لیکچر میں پہلے ہی جواب ہوچکا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۱ ر فتح کو دوسرا پبلک لیکچر دیا گیا جس میں تردید عیسائیت کے علاوہ خصوصیت سے ظہور المہدی اور متعلقہ علامات اور نشانات کا ذکر تھا۔

۲۵ اشخاص نے احمدیت قبول کی

۲۲۔ کو پہلی دفعہ خاکسار لوکل مسجد میں نماز کے لئے گیا۔ کیونکہ جملہ مسلمان لیکچروں کی وجہ سے از حد خوش تھے۔ اس لئے مجھے امامت میں کوئی دقّت پیش نہ آئی مورخہ ۲۹ ر تک خاکسار روزانہ صبح و شام مسجد میں جاتا۔ اور تفصیل سے تبلیغ احمدیت کرتا رہا۔ ۲۵۔ کو مَیں نے حضرت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جلسہ کے موقعہ پر دعا کیلئے تار دیا۔ ۲۶۔ کو لوگوں نے احمدیت کو قبول کرنا شروع کیا۔ اور دو جنوری تک کل ۲۵ ر افراد نے احمدیت قبول کی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ ۲۵۔ کو امام مسجد اور فولا قوم کے مسلمانوں نے مخالفت شروع کی۔ اسلئے ۲۹ سے خاکسار نے مسجد میں جانا چھوڑ دیا۔ اور جملہ مسلمان میرے ساتھ ایک دوسری جگہ پر نماز پڑھتے رہے۔ اور صبح و شام باقاعدگی سے تبلیغ و تربیت میں مشغول رہا۔ ۲۳۔ کو خاکسار پادری سے ملنے گیا۔ اور اسے کتاب پرنس آف ویلز انگریزی خریدنے پر آمادہ کیا۔ ۲۵ کی رات کو کرسمس تھا۔ پادری نے پبلک لیکچر دیا۔ اور مجھے پیغام بھیجا کہ میں وہاں نہ جاؤں۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ کسی کو سوالات کا موقعہ نہ دیا جائیگا۔ اس لئے مسلمان وہاں نہ گئے اور میں بھی نہ گیا۔ ۲۵ سے ۲۹ تک امام مسجد میں بوجہ مخالفت نہ آتا تھا۔ بلکہ ۲۹۔ کو عید الاضحیٰ میں نے پڑھائی۔ تو اس میں بھی حاضر نہ ہوًا۔ عید کے موقعہ پر جو چندہ جمع ہوًا۔ اس میں سے ۳ شلنگ میں نے امام کو بھجوا دیئے۔ اور وقتاً فوقتاً اس کے مریض باپ کو بھی کچھ نہ کچھ دیتا رہا مگر چونکہ اس کی مخالفت بدستور تھی۔ اسلئے ۲۹۔ سے علیحدہ نماز شروع کی گئی۔ میڈنگو قوم کے ایک جید عالم کو تبلیغ کرنے کے لئے متواتر اس کے گھر پر جاتا رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب اور قصائد میں سے اقتباسات سناتا رہا۔ اور ہر اختلافی مسئلہ کی تشریح کی۔ یہ شخص اچھا عالم ہے۔ اور احمدیت کے قریب ہے۔

ماگبور کا میں تبلیغ

۳۰۔ کو خاکسار مالوٹو کا سے ماگبور کا بائیسکل پر گیا۔ اور یکم جنوری کو مالوٹو کا پہنچ گیا۔ ماگبور کا میں ایک شخص نے احمدیت قبول کی۔ میں نے مسٹر امین خلیل شامی اور ایک اور شخص کو جو مراکش سے ہے۔ تبلیغ کی۔ امین خلیل ہمارے مداح ہیں۔ مالی امداد کرتے ہیں۔ محبت اور عزت سے پیش آتے ہیں۔ صداقت احمدیت کے بھی قائل ہیں مگر تاحال احمدی نہیں ہوئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ ایک اور عربی دان افریقن کو بھی ماگبور کا میں تبلیغ کی۔ مورخہ ۳ر جنوری کو خاکسار مالوٹو کا سے پیدل روانہ ہوًا۔ اور مائیلے نامی گاؤں میں رات بسر کی۔ رات کو اور ۴۔ کی صبح کو لیکچر دیئے۔ ۳۔ افراد نے احمدیت قبول کی۔ اور ایک اور گاؤں کے امام نے بھی احمدیت قبول کی۔ یہ سب لوگ ۲۹ کو عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مالوٹو کا میں موجود تھے۔ اور جملہ دلائل سن چکے تھے۔ مورخہ ۴۔ کو خاکسار مائیلے سے ماکالی پہنچا۔ اور اس طرح سے مالوٹو کا سے ماکالی تک ۱۹ میل کا سفر طے ہوًا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

ایک پیراماونٹ چیف کا ذکر

ماکالی کے پیراماونٹ چیف الحاجی المامی سوری ہیں۔ یہ شخص اس ملک کا مشہور اسلامی لیڈر ہے۔ کسی جگہ مسجد بنائی جائے۔ تو امداد کیلئے حاضر ہے۔ اپنے خرچ پر عربی سکول کھول رکھا ہے۔ اور معلم کو باقاعدہ تنخواہ دیتا ہے سوائے چار سے زیادہ بیویوں کے مجھے اور کوئی نقص اس میں نہیں آتا میں نے جون ۱۹۴۰ء میں تبلیغ کی تھی اور اس نے کئی بار مجھے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی تھی۔ مگر اسوقت موقعہ نہ مل سکا۔ اہل مکہ سے اس کی دوستی ہے۔ اور یہی اس کی احمدیت میں بڑی روک ہے۔ اس کے علماء بھی خواب کرتے رہتے ہیں۔ اور ضدی اور متکبر بھی سنا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ میں ماکالی میں پہنچا۔ تو کہیں گیا ہوًا تھا۔ لیکن میرے لئے نہایت اعلےٰ کمرہ اور سب سامان تھا۔ اور میرے پہنچتے ہی اس کے قائمقام اس کی طرف سے ایک بکرا پیش کیا۔ اور کہ چیف کا حکم ہے۔ اور اس نے دو بار بذریعہ خط ہمیں لکھا ہے۔ کہ ہر طرح سے آپ کی خاطر کی جائے۔

درخواست دُعا

نوجوان افریقن مبلغ مسٹر عمر جاہ اور اس کے ترجمان محمد بونگے اور مولوی محمد صدیق صاحب اور سب کارکنوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار نذیر احمد عفی عنہ
مبلغ انچارج سیرالیون۔

یوم تبلیغ برائے غیر مسلم احباب کیلئے لٹریچر

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ۲۴ ماہ حال کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر شائع کیا گیا ہے۔ اس دفعہ جن جماعتوں کی طرف سے چندہ نشر و اشاعت وصول ہوا ہے۔ ان کو جتنا زیادہ ممکن ہو سکا۔ لٹریچر بھجوایا جائے گا۔ جن جماعتوں میں سکرٹری نشر و اشاعت منتخب ہو چکے ہیں۔ وہاں بھی حسب گنجائش بھیجا جائے گا۔ یا ایسے مقامات پر جہاں کے اکیلے دوکیلے احمدی احباب ہیں لٹریچر بھجوایا جائیگا۔ باقی جماعتیں قیمتاً منگوا سکتی ہیں رعایتی قیمت ۱۲ ار سینکڑہ ہوگی۔ چونکہ یوم تبلیغ، تبلیغ و اشاعت کیلئے خاص جد و جہد کا دن ہوتا ہے۔ اسلئے اس مبارک فریضہ کو پوری طرح ادا کرنے کیلئے چاہیئے۔ کہ احباب اور جماعتیں بطور خود بھی لٹریچر خرید کر تقسیم کریں۔ جنکی سہولت کیلئے زائد لٹریچر طبع کرایا جاتا ہے اور آئندہ کیلئے یہ تہیہ کریں۔ کہ صیغہ ہذا کیلئے کچھ نہ کچھ باقاعدہ امداد کرتے رہیں گے۔ کیونکہ فی زمانہ اشاعت تبلیغ کا ایک ضروری حصہ ہے۔ اور یہی ہمارا جہاد ہے۔ فہرست لٹریچر یہ ہے

۱۔ ورتمان یگ کا اوتار اردو (۲) ہندی۔ موجودہ بدامنی اور ہلاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندو صاحبان کی مستند کتب کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ جس اوتار کی ان کو اشد انتظار تھی وہ مبعوث ہو چکا ہے۔ (۳) موجودہ تباہی سے بچنے کا علاج (اردو) سکھ صاحبان کے نہایت باموقعہ جامع اور مؤثر ٹریکٹ ہے۔ (۴) سادھ بچن (گورمکھی) سکھ صاحبان کیلئے نہایت جامع اور مؤثر ٹریکٹ ہے۔ (۵) مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بائیبل کے بتائے ہوئے نشانات پورے ہوگئے۔ (اردو و انگریزی) جنگ عظیم اور موجودہ عالمگیر اور ہولناک جنگ کے متعلق اناجیل کی پیشگوئیاں پیش کی گئی ہیں۔ کہ اس زمانہ میں مسیح علیہ السلام کا ظہور ہونا تھا۔ نیز بائیبل کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بذریعہ براہین قاطعہ ثابت کی گئی ہے (۶) ابطال الوہیت مسیح (اردو) الوہیت مسیح کو قرآن شریف کے مقرر کردہ معیار کے مطابق اناجیلی حوالوں اور ادلہ سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کے ذریعہ باطل قرار دیا ہے (۷) How to save the World (انگریزی) اس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس ہولناک تباہی و بربادی کا ذکر کرتے ہوئے گذشتہ تاریخ کے ناقابل انکار حوالوں و دیگر ادلہ و براہین سے ثابت کیا ہے کہ اب دنیا میں ایک نیا نظام قائم ہونے والا ہے۔ مبارک ہیں جو اس میں شامل ہوں (۸) رسالہ "مجھے اسلام کیوں پیارا ہے؟" (انگریزی) لیکچر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ قیمت ۵ روپے آٹھ آنے فی سینکڑہ۔ (۹) رسالہ "اسلام اور سکھ گورو" (گورمکھی) قیمت ۵ روپے سینکڑہ فی ار (۱۰) ... (گورمکھی و انگریزی) قیمت ... روپے سینکڑہ فی ار۔ (۱۱) امن عالم (ہندی) قیمت ... روپے فی سینکڑہ فی ار

(صیغہ نشر و اشاعت قادیان)

ضروری درخواست

ہم نے گذشتہ اعلانات کے مطابق وی۔ پی ارسال کر دیئے ہیں۔ احباب کو اس وقت تک ان مشکلات کا جو کاغذ کی گرانی اور نایابی کے سلسلہ میں ہمیں پیش آرہی ہیں بخوبی احساس ہو گیا ہوگا۔ لہذا امید ہے کہ تمام اصحاب وی۔ پی وصول فرما کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے اور کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو وی۔ پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔ جو احباب وی۔ پی رکوا کر الفضل کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا محاسب بھیجنے کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ براہ مہربانی جلد رقم ارسال فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور چھاؤنی میں مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۴۲ء سے شروع ہونے والی کلاس فسٹ گریڈ فسٹ (اشاہرہ ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ روپیہ گریڈ) کے کورس میں داخلہ کے امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کلاس فسٹ گریڈ فسٹ کے گارڈوں کی ۳۵ عارضی اسامیاں خالی ہیں۔ جن میں سے ۱۸ اسامیاں مسلمانوں ۱۲۔ اسامیاں برائے اینگلو انڈین اور یورپین مقیم ہندوستان اور ایک دوسری اقلیتوں کیلئے مخصوص ہے + تعلیمی معیار:- کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا ایف۔ اے یا ایف۔ ایس سی (انٹرمیڈیٹ) یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو۔

عمر:- مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۴۲ء کو عمر ۱۸ سال سے ۲۴ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

امیدواروں کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی مجوزہ فارموں پر درخواستیں (جو ہر بڑے اسٹیشن سے ایک روپیہ قیمت پر مل سکتے ہیں) مورخہ ۲۷ر مئی ۱۹۴۲ء تک بذریعہ ڈاک جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ مذکورہ درخواستوں کے لفافوں پر "عارضی گارڈز" تحریر ہونا چاہیئے منتخب شدہ امیدواروں کو انٹرویو کیلئے مورخہ ۸ر جون ۱۹۴۲ء کو ۹ بجے صبح ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور میں معہ اصلی سرٹیفکیٹوں (دفاتر میڈیکل ...) حاضر ہونا پڑیگا۔ آخری طور پر منتخب شدہ امیدوار کو کلاس A-2 کا ڈاکٹری امتحان پاس کرنے مندرجہ ذیل ضمانت بھی جمع کرانی پڑیگی۔ (۱) زر ضمانت مبلغ ۵۰ روپے (۲) معاہدہ کے کاغذ پر ٹکٹ کی قیمت مبلغ ایک روپیہ (۳) میس کی زر ضمانت مبلغ ۱۰ روپے + ٹریننگ کا عرصہ ۹ ہفتے ہوگا جس کے دوران میں مبلغ ۲۰ روپے ماہوار کے حساب سے وظیفہ ملے گا۔ اور اس سے مبلغ ۱۲/۸/ روپے ماہوار میس کے اخراجات کاٹ لئے جائیں گے۔ ملازمت کی گارنٹی نہیں دی جاسکے گی۔ لیکن جو امیدوار کامیابی کے ساتھ امتحان پاس کریں گے انہیں مبلغ ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ کے گریڈ میں وقتاً فوقتاً ملازمت کے قواعد کے مطابق جو ان کی تنخواہ مقرر ہوتی رہے گی کے مطابق بلاذم رکھا جائے گا مستقل کرنے کے سوال پر موجودہ "فوری ضرورت" کے بعد غور کیا جائیگا۔ سابق فوجی آدمی جن کی عمر ۴۰ سال سے زیادہ نہیں ہے۔ اور جو علاوہ مطلوبہ قابلیت کے اپنے پاس انگریزی فوج کا فسٹ کلاس سرٹیفکیٹ رکھتے ہیں۔ درخواست دے سکتے ہیں۔

جنرل منیجر لاہور

وی۔ پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے۔ جو دوست بلاوجہ وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں وہ اس فرض کی بجا آوری سے کوتاہی کرتے ہیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی - ۹ مئی - گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ کل بعد دوپہر جاپانی ہوائی جہاز نے چٹاگانگ کے رقبہ میں پرواز کی - پہلے بم گرائے اور پھر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں - چند اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے - آج پھر اسی رقبہ میں ہوائی حملہ ہوا - مگر اس کی تفاصیل کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا ؛

لنڈن - ۹ مئی - آسٹریلیا کے شمال مشرق میں کورل کے سمندر میں جاپانی اور اتحادی جہازوں میں جو خوفناک لڑائی ہو رہی تھی - اس میں جاپانیوں کو سخت شکست ہوئی ہے - اور اب یہ جنگ عارضی طور پر بند ہو گئی ہے - اس میں جاپانیوں کے اٹھارہ جہاز غرق ہوئے ہیں - اور چار کو نقصان پہنچا ہے - جاپانی بیڑے کو توڑ پھوڑ دیا گیا ہے - اور اسکے بچے کھچے جہاز بھاگ رہے ہیں - اتحادیوں نے مصلحتاً اپنے نقصان کو ظاہر نہیں کیا - جاپانیوں نے کہا ہے کہ اس جنگ میں امریکہ کا طیارہ بردار جہاز "ساراٹوگا" وزنی ۳۳ ہزار ٹن جو دنیا کا سب سے بڑا طیارہ بردار جہاز تھا غرق ہو گیا ہے - مگر اتحادیوں کے نقصانات جو دشمن پیش کر رہا ہے (بالکل غلط ہیں) ؛

دہلی - ۹ مئی - برما میں اتحادی فوجیں وادی چندوین کے اہم مقام کالیوا کی طرف پسپا ہو رہی ہیں - مشرقی بنگال میں ہوائی حملوں کے مقابلہ کے لئے وسیع انتظامات ہو رہے ہیں - اور اُمید ہے کہ دشمن اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکیگا ؛

بمبئی - ۹ مئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چین کے مرکزی صوبہ ہوپے میں چینی فوجوں نے جاپانیوں کو گذشتہ تین روز سے روک رکھا تھا - اب جاپانی اس محاذ پر مزید دس ہزار فوج - نیز کچھ سامان جنگ لے آئے ہیں ؛

ماسکو - ۹ مئی - روسی محاذ جنگ کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی - سوائے اس کے کہ کریمیا کے محاذ پر جرمنوں نے پھٹنے والی سرنگیں پھینکیں - جن میں زہریلی گیس تھی - جس نے سپاہیوں کے اعضاء پر بُرا اثر کیا - اور تنفس میں خرابی پیدا کر دی ؛

دہلی - ۹ مئی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سنٹرل برما سے اتحادی افواج کو کامیابی کے ساتھ شمال کی طرف نکالا جا رہا ہے - دریائے چندوین کے رقبہ میں جاپانی ہوائی جہازوں نے شدید بمباری کی - اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں - مگر نقصان بالکل معمولی ہوا - تاہم یہ احتمال ہے - کہ جو ہندوستانی برما سے بھاگ کر آ رہے تھے - ان میں سے بعض ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں - اتحادی فوجوں کی واپسی کے دوران میں دشمن کے ساتھ کہیں بھی تصادم کا موقع نہیں آیا ؛

لنڈن - ۹ مئی - لینن گراڈ کے محاذ پر روسی فوجوں نے موسم میں تغیر کے ساتھ ہی دشمن پر اپنا دباؤ بہت بڑھا دیا ہے اور جرمنوں کو روزانہ پیچھے ہٹنا پڑ رہا ہے - مارچ اور اپریل یعنی صرف دو ماہ میں اس ایک محاذ پر ساٹھ ہزار جرمن ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں ؛

سڈنی - ۹ مئی - آسٹریلیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ عورتوں کو جنگی خدمات کے لئے بھرتی کیا جا رہا ہے - جن سے وائرلیس - ٹیلیگراف اور سوئچ بورڈ وغیرہ پر کام لیا جائے گا - تا ان کاموں سے مردوں کو فارغ کر کے میدانِ جنگ میں بھیجا جا سکے ؛

لنڈن - ۹ مئی - ایک چینی مبصر نے ایک بیان میں کہا - کہ برما کی جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی - چینی سپاہی گوریلا وار جاری رکھیں گے - اس وقت جاپان کی اعلیٰ درجہ کی فوج لاکھوں کی تعداد میں چین میں موجود ہے - آپ نے کہا - کہ بیرونی دنیا سے کٹ جانے کے باوجود ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے - لیکن ہوائی جہازوں اور ٹینکوں کے بغیر ہم جاپانیوں کو چین سے باہر نہیں نکال سکتے - اتحادیوں کو یہ سامانِ جنگ ہمیں پہنچانا چاہیئے ؛

لاہور - ۹ مئی - میاں افتخار الدین صاحب صدر پنجاب پراونشل کانگرس نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میں نے مسٹر راجاریہ کے ریزولیوشن کی تائید کی - کیونکہ میرے نزدیک ہندو مسلم سوال اسی طرح حل ہو سکتا ہے - اس تائید کے لئے اگر مجھے اپنے عہدہ سے مستعفی ہونا پڑے - تو میں اس کے لئے تیار ہوں - یہ تحریک اتحاد کی تحریک ہے - اگر کانگرسی مسلمانوں کو قربان کر کے مسٹر جناح کو خوش کیا جا سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں ؛

دہلی - ۹ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت نے اخباروں کے لئے کاغذ کے جو "کوٹے" مقرر کر رکھے ہیں - ان میں وہ مزید کمی کرنے والی ہے - اور غالباً یہ بھی ہوگا - کہ کوئی اخبار آٹھ صفحہ سے زیادہ پر شائع نہ ہو سکیگا - اور قیمت اخبار ایک پیسہ فی صفحہ مقرر کر دی جائے گی -

لنڈن - ۹ مئی - رائل ایر فورس کے طیاروں نے گذشتہ شب ہالینڈ - ناروے اور فرانس میں کئی مقامات پر حملے کئے - ہزاروں بم پھینکے گئے - کئی جگہ آگ لگ گئی - بحیرہ بالٹک کی ایک جرمن بندرگاہ کو سخت نقصان پہنچا - جرمن توپوں نے حملہ آور جہازوں میں سے ۱۹ کو گرا لیا ؛

کلکتہ - ۹ مئی - صدر کانگرس مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کانگرس کے ریزولیوشن کی ضبطی کے بارہ میں وزیر ہند نے جو بیان دیا - اس میں اسکو غلط واقعات اور افواہوں پر مبنی قرار دیا ہے - لیکن میں انہیں چیلنج کرتا ہوں - کہ وہ بتائیں اس میں کونسی بات غلط ہے - ہم ثابت کر سکتے ہیں - کہ کانگرسی ریزولیوشن کا ایک ایک لفظ صداقت پر مبنی ہے - اگر کسی واقعہ کو بھی غلط ثابت کر دیا جائے - تو ورکنگ کمیٹی ریزولیوشن کو معذرت کے ساتھ واپس لے لیگی ؛

دہلی - ۹ مئی - کہا جاتا ہے کہ کسی سکھ کو وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں لئے جانے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے - اور غالباً سر جگندر سنگھ کو لیا جائے گا - جو اس وقت پٹیالہ میں وزیر اعظم ہیں ؛

چٹاگانگ - ۹ مئی - میونسپل پرائمری سکولوں کے ۲۰۳ ٹیچروں کو ۱۳ مئی سے ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہے - حکومت بنگال نے کلکتہ میں ۲۵ بڑے زمین دوز پانی کے تالاب بنانے کی منظوری دی ہے - ہوائی حملوں کیوقت آگ بجھانے کے لئے ہر تالاب میں پچاس ہزار گیلن پانی رکھا جائیگا - ہر تالاب پر تین لاکھ روپیہ صرف ہوگا - کلکتہ کارپوریشن کے انتخابات ملتوی کر دیئے گئے ہیں ؛

لنڈن - ۹ مئی - مغربی بحر الکاہل کی بحری لڑائی میں جاپان کے جو اٹھارہ جہاز ڈوبے گئے ہیں - ان میں دو طیارہ بردار دو کروزر اور سات تباہ کن جہاز ہیں ؛

دہلی - ۹ مئی - ایک جاپانی دستہ کل اکیاب میں داخل ہو گیا - اسے پہلے ہی خالی کیا جا چکا تھا - بندرگاہ اور ہوائی بالکل برباد کیا جا چکا تھا - یہ مقام ہندوستان کی سرحد سے نوے میل اور کلکتہ سے ۳۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے ؛

واشنگٹن - ۹ مئی - امریکن ہوا باز اس وقت تک چین اور برما میں تین سو جاپانی طیارے برباد کر چکے ہیں ؛

لنڈن - ۹ مئی - سیلون میں مشرقی افریقہ سے کافی کمک پہنچ گئی ہے - جس میں کینیا - یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے آزمودہ کار سپاہی شامل ہیں ؛

لنڈن - ۹ مئی - اتحادیوں نے مغربی ایشیا میں رسد اور کمک کے رستے مضبوط کر لئے گئے ہیں - مغربی صحرا سے ہندوستان تک چار نئی ریلوے لائنیں بن چکی ہیں - مصر اور فلسطین ریل سے ملا دیئے گئے ہیں - اور فلسطین و شام کے مابین لائن مکمل ہونے والی ہے ؛

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر : غلام نبی ؛